© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

انگریزی سالِ نو کا آغاز ہو چکا ہے اور ۱۴۰۱ھ کے سورج کے طلوع کے ساتھ ہی ساتھ امتِ مسلمہ کے لیے پرانے مسائل کے ساتھ ساتھ کئی نئے نئے مسائل پیدا ہو چکے اور مشکلات طلوع کر چکی ہیں، روس افغانستان کے بعد ایران کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے، پاکستان کے گرد جو عالمِ اسلام اور خصوصاً مقدس مقامات کے لیے دفاعی حصار کی حیثیت رکھتا ہے۔ سازشوں کے تانے بانے بُنے جا چکے اور بُنے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ قیادت دو قومی نظریے کی صداقت سے زخم خوردہ اپنے ہاں کی بڑی مسلم آبادی سے خوفزدہ اور اپنے ان گنت مسائل سے پریشان اپنی تمام تر بیماریوں کا تریاق پاکستان پر حملہ کو سمجھ رہی ہے۔

بیت المقدس اسرائیل کا باضابطہ یہودی دارالخلافہ قرار دیا جا چکا اور اس کے لیے کام شروع کر دیا گیا ہے۔ لبنان کے حصے بخرے کچھ ہو چکے اور باقی کے لیے پخت و پز کی جا رہی ہے۔ مزاحمت کرنے والے ملکوں کا ایک گروہ عراق ایران جنگ میں اپنی توانائیوں کو ضائع کر رہا ہے اور ایک دوسرا گروہ آپس ہی کی جنگ بے فائدہ میں پوری کوشش و کاوش سے مشغول و مصروف ہے، اور اسرائیلی جارحیت کا شکار ایک ملک بجائے اپنے اسلحہ کا رخ دشمن کی طرف کرنے کے اپنے ہی ملک میں اسلام اور حاملین اسلام کو فتح کرنے میں لگا ہوا ہے، بے گناہوں کا لہو اس سرزمین میں ارزاں اور مسلمانوں کی عزتیں بے قیمت ہو کر رہ گئی ہیں۔ جس سرزمین نے کبھی امیر معاویہ کا شکوہ، بنی امیہ کی شوکت، عمر بن عبدالعزیز کا زہد اور صلاح الدین کی جرأت و شجاعت دیکھی تھی اور جہاں سے کبھی قدس کی بازیابی کے لیے عساکر چلے تھے ابھی اسی سرزمین میں سجدہ کرنے والی پیشانیوں کو داغا اور بارگاہ محمدی میں جھکنے والی گردنوں کو کاٹا جا رہا ہے شامیوں نے اب کے کربلا اپنے ہی ملک میں بپا کر لی ہے اور دشمن کے راستے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان تمام پتھروں کو ایک ایک کر کے چننا شروع کر دیا ہے جو اس کے لیے سنگِ گراں اور راہ کی دیوار بن سکتے تھے۔

لیبیا کا انقلاب ہے کہ تھمنے میں ہی نہیں آرہا ہے۔ اس کے سربراہ کی زبان حجاج کی تلوار بن گئی ہے۔ جو خس و خاشاک کے ساتھ سرسبز و شاداب پھلدار اور سایہ دار درختوں اور پودوں کو کاٹتے چلی جا رہی ہے۔ مصر امریکہ کی محبت میں گم ہے تو کوئی روسی الفت کا شکار۔ باقی کچھ اور ہیں جو مال فراواں اور عقل کوتاہ رکھتے اور اپنے مآل و انجام سے قطعاً بے خبر اور بے نیاز ہیں اور زندگی کو چار دن کی چاندنی سمجھتے ہوئے اس سے پوری طرح متمتع اور لطف اندوز ہونے ہی کو حاصل زندگی شمار کرتے ہیں۔

اریٹیریا و حبشہ میں مسلمانوں کی بے گور و کفن لاشیں اسلام کے نام لیواؤں کے منہ پر مسلسل طمانچہ زن ہیں کہ ساری ملت کو ایک جسم سمجھنے والی قوم کہاں گئی کہ اسے اپنے جسم کے ایک برہنہ حصے کو ڈھانپنے کی بھی فرصت نہیں۔

افریقہ جو دعوتِ اسلام سے سبز افریقہ بن رہا تھا سامراجی طاقتیں، صلیبی قوتیں اور ملحد ریاستیں اسے خونِ مسلم سے سرخ افریقہ بنا رہی ہیں لیکن کوئی ان کی چیخ و پکار اور آہ و بکا کو سننے والا موجود نہیں۔ قبرص کے ترک مسلمانوں کے سر پر ابھی تک یونانی استبداد کی تلوار لٹک رہی ہے۔ افغانستان کا چپہ چپہ کلمہ گویانِ توحید کے پاک اور معصوم لہو سے لالہ رنگ بن چکا ہے اور اس کی لالی نے مشرق و مغرب کے آسمانوں تک کو ڈھانک لیا ہے لیکن کون ہے جو اس کے ماتھے کے زخموں کو دھوئے، اس کی مانگ میں سیندور بھرے۔

آج بخارا و سمرقند، ترکستان، تفقاز و تاشقند کی داستانیں تو پرانی ہو چکیں اور البانیہ و بلقان کے قصے تو بھلائے جا چکے لیکن کیا ان لپکتے ہوئے شعلوں سے بھی ہم آنکھیں بند کر لیں گے جو ہمارے گھروندوں کو خاکستر بنانے کے لیے تیزی سے آگے بڑھے چلے آرہے ہیں۔

اس مہینے کے آخر میں مسلمان ممالک کے سربراہوں کی ایک کانفرنس کائنات کی سب سے زیادہ مقدس بستی میں منعقد ہو رہی ہے۔ وہی بستی جہاں سے چودہ سو برس پہلے اسلام کا نور او لین طلوع ہوا اور سارے عالم کو روشن کر گیا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی بستی میں ملت کے تمام قائدین جمع ہو رہے ہیں شاید کہ رب ان کے دل کی کایا بدل دے اور انھیں وہ دن یاد آجائیں جب ایک یتیم اسی بستی کے کوچہ و بازار میں رب کے پیغام کو سناتا اور اسے قبول کرنے والوں کو کونین کی سروری کی نوید دیتا پھرتا تھا اور پھر چشم فلک نے جس کے پیغام اور نوید کی صداقتوں اور اسلام کے پھریروں کو ساری کائنات پر لہراتے اور اپنا سایہ پھیلاتے دیکھا۔ شاید انھیں یاد آجائے کہ جس دین نے ان بے کسوں اور بے بسوں کو جو بھیڑیں چراتے اور اونٹوں کی اون بیچتے اور غیر ملکی لشکروں کی یلغاروں کا آئے دن نشانہ بنتے تھے کس طرح قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کا مالک اور پوری دنیا کا تاجدار بنا دیا۔

اور پھر وہ بھی اسی دستور حیات کو مکمل طور پر اپنانے کا عہد کر کے اس وادئ ایمن اور بقعۂ مبارکہ سے اٹھیں جو رب کی رحمتوں کو قریب اور اس کی نصرتوں کو قریب تر اور اس کے غضب کو دور کر دیتا ہے۔

پوری ملت کی نگاہیں اس کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں شاید اس کے دکھوں کے مداوا کا وقت قریب آگیا ہے؟

ترجمان کے زرِ سالانہ میں اضافہ

قارئین سے پیشگی معذرت کے ساتھ گزارش ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر پرچے کے جملہ اخراجات کے نرخ بڑھ گئے ہیں۔ اس لیے ہم مجبوراً ترجمان کے زرِ سالانہ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب فی پرچہ اور زرِ سالانہ کا حساب مندرجہ ذیل ہوگا۔

فی پرچہ:- /۲ روپے   زرِ سالانہ:- /۲۰ روپے

منیجر ماہنامہ ترجمان الحدیث

۲۱- پاک بلاک۔ اقبال ٹاؤن۔ لاہور

© rasailojaraid.com